95

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ / ۵ ظہور ۱۳۵۰ ہش / ۵ اگست ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۸۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ ظہور۔ محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب (ابن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی) قریباً دو ماہ سے بعارضہ نقرس بیمار ہیں۔ چند روز سے بائیں پاؤں پر اس بیماری کا شدید اثر ہے۔ پاؤں میں سخت درد اور سوجن ہے چلنے پھرنے سے معذور ہیں بلکہ پاؤں درد کی وجہ سے زمین پہ لٹکایا بھی نہیں جاسکتا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلبا متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے رول نمبر نتیجہ امتحان اور مکمل پتے سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں فیصلہ کیا جا سکے۔

اسی طرح دیگر امتحان دینے والے واقف زندگی طلباء بھی اپنے کوائف سے مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی نیکی اور درستی اخلاق کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے خدا کے وجود پر ایمان ہو

جو ہر حال میں اور ہر وقت اس کا نگران ہو اور اس کے ظاہری و باطنی اعمال و افعال کو جانتا ہو

"حقیقی نیکی کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو کیونکہ مجازی حکّام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پسِ پردہ کسی کا کیا فعل ہے اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے مگر اپنے دل کے اندر جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اُس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دُنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اُجالے میں، خلوت میں اور جلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہو۔

دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔ دہریّہ ایسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں کہ وہ حُسنِ اخلاق کو پا سکے۔ تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کے سُوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اُس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکنیا کی قاتل ہے تو ہمارا اُس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو منہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے۔ اور تقدیر یعنی دُنیا کے اندر تمام اشیاء کا ایک اندازہ اور قانون کے ساتھ چلنا اور ٹھہرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا کوئی مقدّر یعنی اندازہ باندھنے والا ضرور ہے۔ گھڑی کو اگر کسی نے بالارادہ نہیں بنایا۔ تو وہ کیوں اس قدر ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ اپنی حرکت کو قائم رکھ کر ہمارے واسطے فائدہ مند ہوتی ہے.... اسی طرح انسان مصنوع سے صانع کو اور تقدیر سے مقدر کو پہچان سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۳-۳۱۴)

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ
وعدوں کو باسٹھ لاکھ تک پہنچائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اگر پاکستان کی جماعتیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصّہ لیں تو اس فنڈ کی مجموعی رقم بآسانی باسٹھ لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے جو خواہش دل میں پیدا کی ہے وہ پوری ہو سکتی ہے اور انشاء اللہ العزیز خدا خود اس کے پورا کرنے کے سامان پیدا کر دے گا۔"

اے مخلصین جماعت جنہوں نے اپنے پیارے امام کی ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اسے کامیاب بنایا ہے حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے اب بھی میدان میں نکل آئیے اور اس مطالبہ کو سو فیصد پورا کر دیجئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی جماعتیں اور اُن کا ایک فرض

قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جب کسی بندے یا جماعت پر خود اپنی طرف سے کوئی ذمہ داری عائد کرتا ہے تو اس بندے یا جماعت پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ جہاں وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داری کو نبھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے وہاں ساتھ کے ساتھ دعاؤں اور نماز تہجد کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی مدد و نصرت حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دے۔ چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دُنیا کی طرف قیامت تک کے واسطے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپؐ پر قرآن جیسی کامل اور اکمل اور آخری شریعت خدا کی طرف سے نازل ہونی شروع ہوئی اور اس شریعت کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچانے کی ذمہ داری آپؐ کے کندھوں پر ڈالی گئی تو اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے رات کا اکثر حصہ عبادت میں بسر کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ایک مستقل ہدایت کے طور پر آپؐ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وحی نازل ہوئی:۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ○ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○ (المزمل آیات ۶)

یعنی اے چادر میں لپٹے ہوئے خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادات میں گزارا کر۔ یعنی رات کا نصف حصہ یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے۔ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر ہم تجھ پر ایک ایسا کلام اتارنے والے ہیں جو (ذمہ داری کے لحاظ سے) بڑا بوجھل ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کے لئے راتوں کے مختلف حصوں یعنی اکثر حصہ رات، نصف حصہ رات، نصف سے کچھ کم یا نصف سے کچھ زیادہ کا اس لئے ذکر فرمایا کہ راتیں موسم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اس لئے فرمایا کہ جب راتیں لمبی ہوں تو اکثر حصہ رات کا جاگ کر عبادت کرو اور تھوڑا حصہ سویا کرو اور جب راتیں دن کے برابر ہوں تو نصف رات جاگ کر عبادت کیا کرو اور نصف رات سویا کرو اور جب راتیں چھوٹی ہوں تو نصف سے کچھ زائد حصہ سویا کرو اور نصف سے کچھ کم حصہ جاگ کر عبادت کیا کرو اور موسم کے پیش نظر جتنا حصہ بھی جاگ کر عبادت کرو اس میں قرآن مجید کی تلاوت بھی کیا کرو۔ الغرض راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنے کی ایک وجہ یہ بیان فرمائی کہ تا ذمہ داری کے اعتبار سے جو عظیم بوجھ تمہارے کندھوں پر پڑنے والا ہے اسے نبھانے کی طاقت اور توفیق تمہیں خدا کی طرف سے مل سکے اور تم سبکدوش ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ٹھہر سکو۔ ان آیات سے یہ بات ثابت ہے کہ جب بھی مومنوں پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ذمہ داری ڈالی جائے تو ان کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں زیادہ تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اسی کی عبادت کریں اور اسی سے توفیق اور مدد مانگیں کہ وہ انہیں تاحیات اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

اب یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث کر کے اس کامل و مکمل اور اکمل ترین شریعت کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی روئے زمین کے انسانوں تک پہنچانے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خدائی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کریں اور خدا تعالےٰ سے یہ طاقت یہ ہمت اور یہ توفیق طلب کریں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کے آخری سانس تک اس اہم اور عظیم ذمہ داری کو ادا کرتا چلا جائے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے متبعین کو پورے تعہد اور التزام کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کی تلقین فرمائی اور ان کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کریں اور رو رو کر دعائیں مانگیں کہ خدا انہیں اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد خلفائے سلسلہ احمدیہ بھی مسلسل احباب جماعت کو اس کی تلقین فرماتے چلے آرہے ہیں۔

جماعت میں بڑی عمر کے لوگ تو الّا ماشاء اللہ سب ہی نماز تہجد پڑھنے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں لیکن نوجوان بالعموم اس بارہ میں غفلت کر جاتے ہیں سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب نوجوانوں کی روحانی ٹریننگ کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی تو نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ وہ باجماعت نمازوں اور ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ بالالتزام نماز تہجد ادا کرنے کے عادی بنیں۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ سو فیصدی نماز تہجد ادا کرنے والے ہوں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔

"پھر تہجد کی عادت بھی نوجوانوں میں بہت کم ہے خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سو فیصدی خدام نماز تہجد کے عادی ہوں یہ **اُن کا اصل کام ہو گا** جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ قرآن کریم نے تہجد کے بارہ میں اَشَدُّ وَطْأً (المزمل آیت ۷) فرمایا ہے یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ کتنے نوجوان باقاعدہ تہجد گزار ہیں اور کتنے بے قاعدہ ہیں۔ باقاعدہ تہجد گزار وہ سمجھے جائیں گے جو سو فیصدی تہجد ادا کریں، سوائے اس کے کہ کبھی بیمار ہوں یا رات کو کسی وجہ سے دیر سے سوئیں یا سفر سے واپس آئے ہوں اور صبح اُٹھ نہ سکیں۔ اور بے قاعدہ وہ سمجھے جائیں گے جو ہفتہ میں ایک دو دفعہ ہی ادا کریں۔ باقاعدہ تہجد ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سو فیصدی تہجد گزار ہوں الّا ماشاء اللہ سوائے ایسی کسی صورت کے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کر سکیں اور خدا تعالےٰ کے حضور ایسے معذور ہوں کہ اگر فرض نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کر سکیں تو قابل معافی ہوں۔ اگر یہ بات ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو جائے تو ان میں ایسا ملکہ پیدا ہو جائے گا کہ دین کی باتوں کو سمجھ سکیں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء مطبوعہ الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۴ء)

پس جماعت کے ہر فرد کے لئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت نوجوان ہو یا بوڑھا یہ ضروری ہے کہ وہ صرف نمازِ باجماعت ہی کا پابند نہ ہو بلکہ ساتھ کے ساتھ حتی الامکان سو فیصد تہجد گزار بھی ہو۔ اس کے بغیر ہمارے نوجوان ابدال میں اور ہمارے بوڑھے اقطاب میں شمولیت کے شرف سے مشرف نہیں ہو سکتے اور خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کو اس رنگ میں جذب کرنے والے نہیں بن سکتے کہ قرآن مجید کو روئے زمین کے انسانوں تک پہنچانے اور اسے ان کی زندگیوں کا دستور العمل بنانے میں کامیاب ہو سکیں اور عند اللہ اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے والے قرار پا سکیں جو اس زمانہ میں صرف اور صرف ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے

اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی عظیم ذمہ داری کو سمجھنے اور اسے ادا کرنے کے قرآنی طریقوں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم بھی تو مسیحا کے زمانہ کے ہیں فرزند

قرآن کے اور اُسوۂ حسنہ کے ہیں پابند
عالم ہیں نہ مُلّا ہیں نہ صُوفی نہ خردمند
قرآں میں بھی یہ سارے صحیفے ہیں۔ گو قرآں
انجیل نہ تورات نہ ہے وید نہ پاژند
اسلام میں ہے قوم پرستی نہ تعصّب
انسان ہیں دونو ہی کرم دین و کرم چند
کرتا ہے خدا پیش شہادت کے لئے وہ
جن اشیاء کی قرآن میں وہ کھاتا ہے سوگند
ہم کو بھی پہنچتی ہے محبت کی وراثت ؎ ہم بھی تو مسیحا کے زمانہ کے ہیں فرزند

(تنویر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

محبت الٰہی پیدا کرنے کے ذرائع

از فرمودات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) پانچویں وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے لئے علاوہ جسمانی حیات کے روحانی حیات بھی چاہتا ہے۔ سب سے زیادہ موقعہ تربیت کا اسے اپنی اولاد کے متعلق ملتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرے اخلاق کا مظاہرہ ہوتا رہے۔ چنانچہ دیکھ لو والدین ہمیشہ یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری فلاں فلاں خوبیاں ہماری اولاد ظاہر کرے یا ہمارے فلاں مطمح نظر اس کے ذریعہ سے پورے ہوں لیکن عملاً کم ہوتا ہے پھر بھی ایسی خواہش کے پورا ہونے کا وجود اولاد ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ ان سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا بھی انسان اس رنگ میں مظہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃً واصیلاً ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (سورۃ فتح) اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے لئے بطور گواہ ہیں اور گواہ کے ذریعہ ہمیشہ فریق مقدمہ کی سچائی ظاہر ہوتی ہے پس آپ کو گواہ قرار دینے کے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے خدا تعالیٰ کی سچائی ثابت ہوتی ہے اور آپ کی ذات سے خدا تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے اس لئے آپ کی بیعت خدا کی بیعت ہے پھر فرماتا ہے یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بھی خدا کا ہاتھ ہے۔ اسلئے کہ یہ ہاتھ مجھے دکھا رہا ہے اور چونکہ یہ میرا چہرہ دکھا رہا ہے اس لئے اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے گویا پہلی آیت ید اللہ فوق ایدیھم کی دلیل کے طور پر بیان کی گئی ہے یعنی چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے مظہر کامل ہیں اور آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا وجود اس دنیا میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اسلئے آپ کی بیعت خدا کی بیعت اور آپ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اسی طرح اعلیٰ امور کی نسبت فرماتا ہے کہ میں اُسکے ہاتھ ہو جاتا ہوں پاؤں ہو جاتا ہوں زبان ہو جاتا ہوں یعنی وہ میری صفات کو دنیا میں ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اولاد سے جن امور کی بناء پر محبت کی جاتی ہے وہ سب کے سب خدا تعالیٰ میں پائے جاتے ہیں اسلئے وہ لازماً اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے بعض سے عام جیسا کہ ہر ماں باپ اپنے ہر قسم کے بچے سے پیار کرتے ہیں اور بعض سے خاص جیسا کہ ماں باپ ان بچوں سے جن میں زیادہ اوصاف جمع ہو جائیں دوسرے بچوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا موجب محبت کا احسان ہوتا ہے اس جذبہ کے ماتحت بچہ ماں باپ سے محبت کرتا ہے (ماں باپ کی محبت اسکے برخلاف فطرتی ہوتی ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ کیونکہ ماں باپ اسکے اخراجات برداشت کرتے اور اسکے لئے ہر رنگ میں اپنے نفس پر تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ شاگرد استاد سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اسے سکھاتا اور تعلیم دیتا ہے محتاج محسن سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہوتا ہے مرید شیخ سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اسے روحانی تعلیم دیتا ہے یہ وجہ بھی اللہ تعالیٰ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اور قرآن کریم نے اس وجہ کی طرف خاص طور پر توجہ بھی دلائی ہے چنانچہ قرآن میں بار بار اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ رب ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے، غفور ہے، ستار ہے، جبار ہے، وارث ہے، حفیظ ہے، بصیر ہے، رزاق ہے، سمیع ہے، مجیب الدعا ہے یہ صفات بتا کر اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ تم ان صفات الٰہیہ پر غور کرو اور سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کس قدر احسانات کئے ہیں اور یہ تو چند نام بطور مثال میں نے لئے ہیں ورنہ بہت سے نام اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ جو اس کی صفات حسنہ پر دلالت کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نظر نہیں آتا اور ماں باپ استاد محسن اور پیر کا ہاتھ نظر آجاتا ہے بندوں کے احسانات ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احسانات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور درحقیقت ان احسانات کو پوشیدہ رکھنا ہی ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس احسان مندی کا بڑا بدلہ مقرر ہے جو انسانوں کی احسان مندی کا نہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا بدلہ زیادہ ملتا ہے اور شیخ اور پیر کی محبت کا بدلہ اتنا نہیں ملتا۔ جب چیز ظاہر ہو وہ چونکہ طبعی ہو جاتی ہے اور مزید بدلہ کا راستہ بند کر دیتی ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو مخفی رکھا ہے۔ اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اُس کے احسانات کو تلاش کر کر کے اپنی محبت کو بڑھائے اور استوار کرے

(۳) تیسری وجہ محبت کی حسن ہے اس کے مظہر میاں بیوی عمدہ نظارے عمدہ آوازیں عمدہ قافیے اور نغمے وغیرہ ہوتے ہیں یہ درجہ مادی محبت کے لحاظ سے احسان والی محبت سے ادنیٰ ہے۔ احسان والی محبت کا درجہ ادنیٰ لحاظ سے حسن والی محبت سے اعلیٰ ہے کیونکہ احسان والی محبت میں اخلاق کا دخل ہوتا ہے اور حسن کی محبت میں صرف طبعی میلان نہ بلکہ بسا اوقات لذات جسمانی کا حصول بھی اس کا موجب ہوتا ہے اسوجہ سے ماں باپ کی محبت بیوی کی محبت سے زیادہ اعلیٰ سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ اول الذکر کی بنیاد اخلاق پر اور ثانی الذکر کی لذات جسمانی پر ہوتی ہے۔ لیکن روحانی محبتوں میں یہ بات الٹ جاتی ہے مثلاً خدا تعالیٰ کی محبت کا موجب احسان کی یاد ہو تو یہ محبت درجہ کے لحاظ سے ادنے سمجھی جائیگی لیکن حسن باری محبت کا موجب ہو تو یہ محبت اعلیٰ سمجھی جائے گی۔ گویا دنیا کی محبتوں اور خدا تعالیٰ کی محبت میں یہ فرق ہے کہ دنیوی محبت میں حسن والی محبت کا درجہ احسان والی محبت کے درجہ سے کم ہے کیونکہ احسان کی محبت میں اخلاق کا دخل ہے اور حسن کی محبت میں صرف طبعی میلان کا بلکہ بسا اوقات لذت جسمانی کے حصول کی خواہش کا لیکن روحانی محبت میں حقیقت الٹ جاتی ہے اور احسان کی وجہ سے جو محبت ہو وہ حسن کی وجہ کی محبت سے ادنیٰ سمجھی جاتی ہے انسان میں حسن پہلے نظر آتا ہے اور احسان بعد میں گویا حسن ظاہر ہے اور احسان مخفی اور اس وجہ سے احسان حسن سے اعلیٰ مقام رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے لحاظ سے احسان پہلے نظر آتا ہے اور حسن بعد میں یعنی حسن الٰہی احسان الٰہی سے زیادہ مخفی ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے کہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (انعام ع ۱۳) تمہاری آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ کیونکہ وہ لطیف ہستی ہے۔ لیکن وہ خود چل کر تمہارے پاس آ جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تمہارے دل میں اس کی محبت کی تپش پائی جاتی ہے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے کبھی خدا کبھی دیکھا ہے آپ نے فرمایا نورٌ انّی اراہ (مسلم جلد کتاب الایمان باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ) وہ تو ایک نور ہے۔ اس کو کس طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رویت جسمانی نہیں ہوتی۔ پس حسن الٰہی ایک نہایت حسی نظر آتا ہے جو محبت میں ترقی کرتے کرتے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف انسانی حسن سب سے پہلے نظر آنے والی شے ہے اور اسکے دیکھنے کے لئے کسی محنت کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن احسان بعد میں نظر آتا ہے اور اس کے لئے عقل اور فکر سے کام لینا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی دیا ہے روٹی دی ہے ہوا دی ہے سورج دیا ہے چاند دیا ہے۔ ستارے اور سیارے دئے ہیں زمین بنائی ہے آسمان بنایا ہے یہ سب اس کے احسانات ہیں جو بالکل ظاہر ہیں لیکن حسن الٰہی ایک مخفی چیز ہے جس کیلئے جہاد کرنا پڑتا ہے اسلئے خدا کے معاملہ میں حسن کا مقام زیادہ بلند ہے اور یہ حسن الٰہی ظاہری آنکھ سے نہیں بلکہ ایک نئی حس سے نظر آتا ہے جو احسان کے بعد آہستہ آہستہ ترقی پاتی ہے اور محبت کے اعلیٰ مدارج میں ہے اور احسان کی محبت سے بہت بالا ہے کیونکہ اس کے لئے آنکھیں بھی پیدا کرنی پڑتی ہیں اس سے بہت اعلیٰ آنکھیں جو احسان دیکھنے کے لئے ضروری ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ محبت کے نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچکر یہ حس نشوونما پاتی ہے اور قلب کی ایک نئی طاقت خدا تعالیٰ کے حسن کو دیکھنے اور جھیلنے پر قادر ہو جاتی ہے۔ جو ہر انسان کو نہیں مل سکتی۔

اسی کا ایک حصہ کانوں سے حسن کو معلوم کرنے کا ہے جو الہام کے ذریعہ سے انسان کو موہبت کے رنگ میں عطا ہوتا ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ جس کے ساتھ اسے محبت ہے اس کی آواز بھی سنے تا کہ اس کے کان بھی اپنے محبوب کی آواز سے لطف اندوز ہوں اور یہی خواہش اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے دلوں میں بھی پائی جاتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی شیریں آواز ان کے کانوں میں آئے اور وہ اپنے محبوب کے راز و نیاز کی باتیں کریں لیکن ظاہر ہے کہ ہمارے یہ جسمانی کان خدا تعالیٰ کی آواز کہاں سن سکتے

وہ تبھی سنتے ہیں جب ایک نئی طاقت ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا میں تو جس طرح حُسن ان دی آنکھوں سے دکھائی دے سکتا ہے۔ اسی طرح محبوب کی آواز بھی ہمارے یہ مادی کان سُن سکتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے معاملہ میں جس طرح حُسنِ الٰہی ایک نئی حِس سے نظر آتا ہے اسی طرح حُسنِ آواز کے لئے نئے کان پیدا کرنا پڑتے ہیں جو احسان کی قدر کے بعد ایک موہبت کے رنگ میں عطا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں حُسن کی وجہ سے محبت کا مقام زیادہ بلند ہے اور احسان کی وجہ سے محبت کا مقام اس سے نیچے ہے۔

چوتھا ذریعہ محبت کا اقتضائے حاجات و رفع شہوات ہے۔ جیسے میاں بیوی کی محبت ہے یا مال کی محبت بھی اسی قسم کی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی بہت ہی تھوڑی سی ضرورتیں پوری کرتے ہیں اور پھر جو ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ ان کے تمام سامان خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہوتے ہیں پس اقتضائے حاجات کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ محبت کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہی سب سے زیادہ اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔

پانچواں ذریعہ محبت کا رفاقت و مصاحبت ہے۔ اس کی مثال دوستوں کی محبت اور میاں بیوی کی محبت ہے۔ بیویاں نہ سب کی حسین ہو سکتی ہیں نہ ہمیشہ حسین رہ سکتی ہیں۔ خوبصورت سے خوبصورت بیوی بھی ہو تو بعض دفعہ بیماریوں کی وجہ سے وہ نہایت بدصورت ہو جاتی ہے مگر یہ نہیں ہوتا کہ بیوی بدصورت ہو جائے تو خاوند اسے چھوڑ دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گو یا ابتداء میں اکثر میاں بیوی ایک دوسرے سے اقتضائے حاجات اور حسن کی وجہ سے محبت کرتے ہیں یعنی وہ ایک دوسرے کو اچھے لگتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ اس لئے وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ لیکن بعد میں حسن اور شہوت رفاقت اور مصاحبت کی محبت سے بدل جاتے ہیں اور حُسن بھول جاتا ہے گویا چونکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جُل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اس لئے ان کی محبت ایک نیا چولہ بدلتی ہے جو بڑھاپے تک قائم رہتی ہے۔ اس وقت وہ عورت جس پر وہ کسی زمانہ میں اس کے حسن کی وجہ سے جان چھڑکتا رہا تھا۔ اپنے سارے حسن کو کھو بیٹھتی ہے۔ مگر مرد اس سے پھر بھی محبت کر رہا ہوتا ہے۔ اگر اس عورت کی کوئی تصویر کھینچ کر دوسرے کے پاس لے جائے اور کہے بتاؤ کیا تم اس عورت سے محبت کر سکتے ہو تو وہ دیکھتے ہی کہے گا کہ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ کیا یہ اس قابل ہے کہ اس کے ساتھ محبت کی جائے۔ اس کی ہڈیاں نکلی ہوئی ہیں۔ چہرہ سوکھا ہوا ہے۔ دانت کوئی ہے نہیں۔ کمر ٹیڑھی ہو چکی ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اس کے ساتھ محبت کروں۔ لیکن اس کا خاوند اب بھی اس پر جان دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی حسن اور اقتضائے حاجت والی محبت، رفاقت اور مصاحبت کی محبت سے بدل چکی ہوتی ہے۔ اس رفاقت اور مصاحبت کو لو تو یہ بھی خدا تعالیٰ میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اسی کی طرف قرآن کریم میں ان الفاظ میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا (نحل ع ۱۰) یعنی تمہاری بیویاں تمہاری شکلوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں آپس میں اس طرح کھو دیا ہے کہ تمہیں شکلیں یاد ہی نہیں رہیں۔ بلکہ تم ایک دوسرے کا حصہ ہو گئے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے سو میں سے اسّی میاں بیوی جن کی زندگی آرام سے گذرتی ہے اور وہ آپس میں محبت کرتے ہیں۔ ان کی زندگی اسی رفاقت اور مصاحبت کی وجہ سے اچھی ہوتی ہے۔ اگر حسن اور اقتضائے حاجت کا سوال ہوتا تو شاید وہ اس طرح محبت نہ کر سکتے۔

(۶) کبھی محبوبوں کا اجتماع کرنے والے سے بھی محبت ہوتی ہے۔ جیسے بعض لوگ بعض خاص کلبوں سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ وہاں ایسے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں جن سے انہیں لگاؤ ہوتا ہے بعض خاص قسم کی سوسائیٹیوں کو پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں ایسے لوگ آتے ہیں جن سے مل کر انہیں حظ اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ وطن کی محبت بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ وہاں ان سے تعلقات محبت رکھنے والے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح شہروں اور محلوں کی محبت کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے۔ کہ انسان کہتا ہے اس محلہ میں میرا چچا اور ماموں یا دوسرے رشتہ دار موجود ہیں۔ جب کسی شخص کو وطن سے باہر بھجوایا جائے تو چونکہ وہ جگہ ایسی ہوتی ہے جو اس کے محبوبوں کو جمع نہیں کرتی اس لئے اس کی طبیعت میں بے چینی رہتی ہے پھر جس طرح بعض خاص کلبیں، مجالس، شہر اور محلے مختلف محبوبوں کو یکجا کرنے کی وجہ سے انسان کو محبوب ہوتے ہیں اسی قسم کی محبت بعض رشتہ داروں سے بھی ہوتی ہے اور انسان کہتا ہے فلاں سے مجھے بڑی محبت ہے۔ کیونکہ وہ میرے چچا کا بھی بیٹا ہے اور میری خالہ کا بھی بیٹا ہے گویا دو رشتے اس میں جمع ہو گئے ہیں۔ کئی خاوند اپنی بیویوں سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ ان سے نیک اولاد انہیں حاصل ہوئی ہوتی ہے۔ غرض دنیا میں یہ ایک عام نظارہ نظر آتا ہے کہ محبوبوں کا اجتماع کرنے والے سے انسان کو محبت ہوتی ہے اس نقطہ نگاہ سے بھی اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس محبت کا بھی مرکز ہے۔ کیونکہ جو اچھا آدمی ہوگا وہ لازماً خدا سے بھی تعلق رکھتا ہوگا۔ اس لئے خدا سے تعلق رکھ کر ہر اچھے آدمی سے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کسی کو محبت ہے تو آپ بھی خدا کے پاس ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے کسی کو محبت ہے تو وہ بھی خدا کے پاس ہیں۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ذات سے کسی کو محبت ہے تو وہ بھی خدا کے پاس ہیں۔ غرض جتنے حسین اور قابلِ محبت وجود خدا تعالیٰ میں جمع ہوتے ہیں اور کہیں جمع نہیں ہوتے۔ اسی کی جنت میں تمام نیک جمع ہو جاتے ہیں اور تمام محب اور محبوب اس کی طاقت سے محب اور محبوب بنتے ہیں پس اس نقطہ نگاہ سے بھی خدا تعالیٰ کا وجود ہی اس قابل ہے کہ اس کے ساتھ محبت کی جائے اور اسی امر پر غور کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھا سکتا ہے۔

(۷) طویل تعلق اور آئندہ ترقیات کی وابستگی کے احساس سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے۔ بادشاہوں سے یا وطن سے یا سیاسی اور مذہبی پارٹیوں سے اسی جہت سے محبت ہوتی ہے۔ بعض لوگ جو سینکڑوں سال سے حنفی چلے آ رہے ہیں۔ انہیں طبعی طور پر حنفیوں سے ہی محبت ہوتی ہے اور بعض دفعہ وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارا خاندان تو سات پشت سے حنفی ہے یا ہمارا خاندان سات پشت سے وہابی ہے اسی طرح وہ سیاسی پارٹیاں جو ایک لمبے عرصہ تک برسرِ اقتدار رہتی ہیں ان کے ساتھ بھی لوگوں کو محبت ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ فلاں بڑی مضبوط پارٹی ہے۔ اگر ہم اس پارٹی کے ساتھ تعلق پیدا کریں گے تو ہمیں فائدہ ہوگا۔ غرض سابق لمبا تعلق یا آئندہ کے لئے تعلق کی امید بھی انسان کے دل میں محبت پیدا کر دیتی ہے عادات سے محبت بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ انکے ساتھ ایک لمبا تعلق رہ چکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لحاظ سے یہ وجہ بھی بڑی قوی ہے کیونکہ آئندہ ترقیات جتنی اس سے وابستہ ہو سکتی ہیں اور کسی سے نہیں اور طویل تعلق زمانہ سابق یا مستقبل کے لحاظ سے بھی جتنا اس سے ہے اور کسی سے نہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ توجہ فرمائیں

تحریک جدید کے ہر شعبہ میں حصہ لو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تمہاری کسی چیز کی خدا کو ضرورت نہیں۔ صرف تمہارے دل کی ضرورت ہے ایک محبت رکھنے والے دل کی۔ ایک عشق رکھنے والے دل کی۔ ..... آج تم سے یہ مطالبہ ہے کہ تم کہو کہ تمہارا سب کچھ حاضر ہے۔ اسے قبول کر لیا جائے۔ جب تم سچے دل سے یہ بات کہنے پر تیار ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے فضل تم پر نازل ہوں گے اور بے انتہا فضل نازل ہوں گے۔ اتنے بڑے بڑے فضل ہوں گے کہ آئندہ زمانے میں آنے والے لوگ تم پر رشک کریں گے۔ ..... پس ہوشیار ہو جاؤ اور تحریک جدید کے ہر شعبہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو جو میں نے تمہارے سامنے پیش کی ہے۔"

پس انصار اللہ بھائیوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، تاکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں ہم پر نازل فرمائے آمین

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ کیلئے

موجودہ تبدیل شدہ حالات میں نوجوانوں کا ایک خاصہ طبقہ روزگار کی تلاش کے سلسلہ میں دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کر رہا ہے اور یہ چیز محسوس کی جا رہی ہے کہ نقل مکانی کرنے والے خدام متعلقہ مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنی وہاں آمد کی اطلاع دیئے بغیر ایک عرصہ گمنامی کی حالت میں گذار دیتے ہیں جو تنظیمی نقطہ نگاہ سے سخت نقصان دہ ہے قومی اور اجتماعی زندگی کے اعتبار سے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جملہ مجالس کا آپس میں گہرا رابطہ ہو۔ اس لئے تمام قائدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ہاں اس بات کا انتظام کریں کہ ان کی مجالس کا جب بھی کوئی خادم تبدیل ہو کر کسی جگہ جاتا ہے تو متعلقہ مجلس کو براہ راست یا دفتر مرکزیہ کی وساطت سے فوری طور پر مطلع کریں۔

نیز مجلس میں نئے آنے والے اور مجلس سے جانے والے خدام کی بروقت اطلاع مرکز میں ضرور دی جایا کرے جس کی ایک کاپی قائد ضلع کو بھی بھجوائی جائے۔ قائدین اضلاع بھی اپنے اپنے ضلع کی جملہ مجالس کے قائدین کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

(۳)

۸۳۱ - محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب کھیوے والی ضلع گوجرانوالہ
۸۳۲ - ” نذیرہ بی بی صاحبہ ” چوہدری احسان احمد صاحب ”
۸۳۳ - ” بشریٰ اختر صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار چک ۱۱۷ جھور ضلع شیخوپورہ
۸۳۴ - ” عصمت بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک ۸۴/ ج ب ضلع لائل پور
۸۳۵ - ” امۃ النصیر صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب قادیانی چک ۴۸ ج ب ضلع لائل پور
۸۳۶ - ” امۃ البصیر صاحبہ اہلیہ خواجہ بشیر احمد صاحب ڈا۔ر۔ داہڑی چکار ضلع مظفر آباد
۸۳۷ - ” رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسلم صاحب چک بسندھواں ضلع گوجرانوالہ
۸۳۸ - ” اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری خورشید عالم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۸۳۹ - ” اقبال بیگم صاحبہ زوجہ محمد رمضان صاحب ۔ ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۸۴۰ - ” مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ سید معصوم احمد صاحب ربوہ
۸۴۱ - ” بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ رشید احمد صاحب چک 109/R.B روڈہ ضلع لائل پور
۸۴۲ - ” امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۸۴۳ - ” سکینہ حنیفی صاحبہ ” ”
۸۴۴ - ” رضیہ بیگم صاحبہ باب الابواب ربوہ
۸۴۵ - ” غلام فاطمہ صاحبہ والدہ سردار غلام احمد صاحب مصطفٰی کماس ضلع لاہور
۸۴۶ - ” امۃ المنان صاحبہ قمر زوجہ ” غلام احمد صاحب ربوہ
۸۴۷ - ” سعیدہ محمودہ صاحبہ زوجہ غلام مصطفٰی صاحب مجاہد آباد کالونی ضلع گوجرانوالہ
۸۴۸ - ” تاج بیگم صاحبہ بنت فتح محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دلاور چیمہ ”
۸۴۹ - ” جنت بی بی صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات
۸۵۰ - ” فتح بیگم صاحبہ ” ” ”
۸۵۱ - ” امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت عبدالرؤف صاحب پراچہ بھیرہ ضلع سرگودھا
۸۵۲ - ” حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد احسن صاحب پراچہ ” ”
۸۵۳ - ” عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت عبدالرؤف صاحب پراچہ ” ”
۸۵۴ - ” والدہ صاحبہ جاوید قیصرانی (زوجہ خان حق نواز خان صاحب) کوٹ قیصرانی
۸۵۵ - ” سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد خان صاحب ” ”
۸۵۶ - ” کوثر اقبال صاحبہ چک ۱۷ - ج ۔ ضلع سرگودھا۔
۸۵۷ - ” مسعودہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری علی اصغر صاحب ۶۴۴/ گ ب ضلع لائل پور
۸۵۸ - ” امۃ السلام صاحبہ بنت چوہدری کریم بخش صاحب آف ۵۶۵ گ ب ”
۸۵۹ - ” رشیدہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب ” ” ”
۸۶۰ - ” شریفہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد رفیق صاحب ” ”
۸۶۱ - ” رابعہ بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری اسد محمد صاحب چک ۲۴۶/ گ ب ”
۸۶۲ - ” امۃ الحئی صاحبہ بنت ” ” ” ”
۸۶۳ - ” بشیراں بی بی صاحبہ بنت ” ” ” ”
۸۶۴ - ” مقصودہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری منشی خان صاحب ” ” ”
۸۶۵ - ” ناصرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۸۶۶ - ” بشیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری رحمت خان ” ” ”
۸۶۷ - ” حمیدہ بیگم صاحبہ باب الابواب ربوہ
۸۶۸ - ” حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۵۶۳ گ ب ضلع لائل پور
۸۶۹ - ” صادقہ بیگم صاحبہ زوجہ رائے محمد خان صاحب ۸۵/۳ مری روڈ راولپنڈی
۸۷۰ - ” مقصودہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد افضل صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا
۸۷۱ - ” رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ عبداللطیف صاحب صراف چک ۶۷/ بیلیاں والہ ضلع لائل پور
۸۷۲ - ” غلام سکینہ صاحبہ زوجہ ملک سلطان احمد صاحب چک ۳۵ شمالی ضلع سرگودھا
۸۷۳ - ” آمنہ بیگم صاحبہ ساکنہ ہلال پور ضلع سرگودھا
۸۷۴ - ” نصرت جہاں صاحبہ بنت منشی بشیر احمد صاحب چک ۹۶ مریج ضلع لائل پور
۸۷۵ - ” بشیراں بیگم صاحبہ باب الابواب ربوہ

(باقی)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں چند ایک ایس وی اور جے وی کی اسامیاں خالی ہیں۔ ایسے مخلص احباب جنہیں مرکز میں خدمتِ سلسلہ کی خواہش رہتی ہے سے درخواست ہے کہ وہ اپنے امیر صاحب مقامی کی تصدیق سے درخواستیں برائے ملازمت خاکسار کو جلد بھجوا دیں۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق ہوگی۔

(ہیڈ ماسٹر)

مسجد کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"مسجد بہشت ہے۔ اور نزولِ رحمت کا مقام ہے"

ہر احمدی فرد غور فرمائے کہ کیا وہ دُنیا کو بہشت کی نظیر بنانے کے لئے اکنافِ عالم میں تعمیرِ مساجد کے پروگرام میں حصہ لے رہا ہے؟

تفصیل کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے اس عہد کو پورا کریں اور کرتے چلے جائیں جو ہم نے خدا سے باندھا ہے تا وہ دن جلد آئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر ملک اور ہر ملک کے ہر قصبہ اور ہر گاؤں اور ہر گھر پر لہرا رہا ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں پورا کرنے میں اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیں۔" (الفضل ۲۲/ ۵۹)

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنی بے مثال قربانیوں کا نمونہ پیش کریں تاکہ ہم اسلام کا جھنڈا ہر ملک اور ہر ملک کے قصبہ اور گھر پر لہراتا ہوا دیکھیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

قریشی محمد حسین صاحب موصی نمبر ۱۴۸۹۷ ولد علی محمد صاحب ساکنہ کوٹلی گل محمد P.O. بھگت پور ضلع سیالکوٹ جو محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں بھی رہ چکے ہیں۔ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست ان کو جانتے ہیں تو دفتر ھذا کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد ان دنوں ایک مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

عبدالمحسن محمود
دارالعلوم غربی ربوہ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت وصفائی کے لئے بہترین تحفہ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۳۵

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم اور صحت مند روایات کا حامل تدریسی و تربیتی ادارہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء کو تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کانووکیشن کے موقع پر اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا:۔

"عظیم اداروں کی حیات اور بقاء کا انحصار عظیم اور صحت مند روایات پر ہوتا ہے۔ میں نے اپنے پیچھے بہت سی ایسی روایات چھوڑی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اوّل اس درسگاہ کے اساتذہ کی یہ ریت ہے کہ وہ اپنے طلباء کے ساتھ بچوں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ان کی جائز ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ دُکھ سُکھ میں ان کے شریک ہوتے ہیں۔ ہر وقت بے نفس خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ اور پوری توجہ اور پوری کوشش کے ساتھ بچوں کی راہبری اور راہنمائی میں مصروف رہتے ہیں۔

دوئم۔ ہمارے عزیز بچوں میں یہ روایت پختگی کے ساتھ قائم ہو چکی ہے کہ وہ غلط سیاست میں حصہ نہیں لیتے اور سٹرائیک اور دیگر ایسی بدعادات سے وہ اتنے ہی دور ہیں جتنا کہ زمین آسمان سے۔

سوئم۔ اس درسگاہ کا فکر و عمل مذہب و ملت کی تفریق و امتیاز سے بالا ہے۔ ہر طالب علم خواہ وہ کسی مذہب کسی فرقہ یا سیاسی جماعت سے ہی تعلق کیوں نہ رکھتا ہو ہر قسم کی جائز سہولتیں حاصل کرتا ہے۔ اور اس کے اساتذہ ہر طالب علم کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کی طرف پوری طرح متوجہ رہتے ہیں۔

چہارم۔ یہاں امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں رکھا جاتا۔ ایک غریب کی عزت و احترام کا ویسا ہی خیال رکھا جاتا ہے جیسا کہ کسی امیر طالب علم کا۔ اساتذہ اُس طالب علم کی قدر کرتے ہیں جو علمی ذوق رکھتا ہو اور علم کی وسیع شاہراہ پر بشاشت اور محنت کے ساتھ آگے بڑھنے والا ہو۔

پنجم۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے اساتذہ میں یہ احساس پختگی کے ساتھ قائم ہے کہ محض ظاہری دیکھ بھال اور تربیت کافی نہیں۔ ہمارے بچوں کا پہلا اور آخری حق یہ ہے کہ ہم دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد کرتے رہیں۔"

(اقتباس از خطبہ صدارت)

احمدی والدین سے اپیل

عنقریب کالج کی فرسٹ ایئر کلاس (میڈیکل نان میڈیکل اور آرٹس) میں داخلہ شروع ہونے والا ہے۔ تمام احمدی والدین جو اپنے بچوں کو کالج کی اعلیٰ تعلیم دلوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے مندرجہ ذیل ارشاد کو ملحوظ رکھیں۔

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو کالج کی تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ر مئی ۱۹۴۴ء)

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تصحیح بابت چندہ سائنس بلاک معہ جا نصرت

اخبار الفضل مورخہ ۲۴؍۷ کے صفحہ ۴ پر جو فہرست آمد چندہ سائنس بلاک شائع ہوئی ہے اس میں اہلیہ صاحبہ شیخ محمد صادق صاحب بزاز لائلپور کی بجائے اہلیہ صاحبہ شیخ محمد یوسف لائلپور شائع ہو گیا ہے تصحیح کر لی جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

برائے اطلاع و آگاہی تمام احباب سلسلہ بشمول امراء صاحبان و صدر صاحبان عرض ہے کہ آئندہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۵۰ھ ش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے۔

تجویز یہ تھی:۔ "عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے۔ یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن مجید کا جاننا ہو گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اصل تجویز کو منظور کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج کے بعد جو بھی انتخاب ہو گا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہو اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہو گا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہے۔ جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں ہمیں دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیئے لیکن ترجمہ کا فرق نہیں رہنا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و با ترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے قائدین اضلاع انصار اللہ و خدام الاحمدیہ سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

ولادت

مکرم برادرم حبیب احمد صاحب خالد ایم اے انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۳۱ر جولائی کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور بابرکت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(حکیم محمد اسلم فاروقی ربوہ)

گمشدہ نقدی

۳؍۸ کو رحمت بازار میں میرا پچاس روپے کا ایک نوٹ کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو یہ نوٹ ملے ازراہ کرم مجھے پہنچا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار کیپٹن محمد سعید رحمت بازار ربوہ)

۲؍۴ عزیز شفیق احمد پسر منیر احمد صاحب کاتب مرحوم کا ہرنیا کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں یکم اگست ۱۹۷۱ء کو ہوا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفاء عطا فرمائے۔

(خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی
حبیب کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

اشاعتِ اسلام کی خاطر قربانی میں سب کو شامل کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"سب احمدیوں کو بجٹ میں شامل کریں۔ اس طرح ہم اُن کی تربیت کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ہم اُن کے لئے دعا بھی کریں گے اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ ہمارا رب آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرتا چلا جائے گا۔ اور وہ پہلے آنے والوں کی نسبت پیچھے نہیں رہیں گے۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد وہ اُن سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دیں گے۔"

پس احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق تبلیغ اسلام کی عظیم الشان مہم میں شامل ہوں اور تحریک جدید کی فوج کے دلیر اور جانثار سپاہی بن جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے وسیع فضل و رحمت کے کہ وہ وارث ہوں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دعا:۔ میں نے Computor Programming کا کورس مکمل کر لیا ہے الحمد للہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملازمت مل گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اس ملازمت کو بھی میرے لئے موجب برکت بنائے۔ (سردار رشید احمد ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب لنڈن) ۴